حضرت اختر ہوشیارپوری

نوجوانوں کی رگوں میں برق سی دوڑا گیا

ہوگیا خالی دُرِ مکنوں سے داماں ہوگیا
خاک کے پردے میں گنجِ قوم پنہاں ہوگیا
آئینے ٹوٹے پڑے ہیں، انجمن خاموش ہے
خطۂ پنجاب اک اجڑا ہوا آغوش ہے
سرد ہے جسمِ وطن، روحِ سیاست بجھ گئی
نبض ساکت ہے کہ قندیلِ بصیرت بجھ گئی
آہ افضل حق، وہ فخرِ ملک و ملت ہے خموش
رک نہ جائے گردشِ گیتی کہ فطرت ہے خاموش
زندگانی بھر جو درسِ زندگی دیتا رہا
ناؤ ملت کی جو طوفانوں میں بھی کھیتا رہا
خود تڑپ کر اک سرے سے سب کو جو تڑپا گیا
نوجوانوں کی رگوں میں برق سی دوڑا گیا
آہ وہ مردِ خدا، دیوانۂ قیدِ فرنگ
زندگی جس کی تھی اک افسانۂ قیدِ فرنگ

وادیٔ کشمیر کا ہر ذرّہ ہے اس پہ گواہ
کس قدر دنیا میں گردوں گیر تھی اس کی نگاہ
وہ تدبّر، وہ تفکّر، وہ خلوصِ باوقار
تھا گلستانِ خزاں دیدہ کو پیغامِ بہار
بارہا الجھا وہ آفات و بلا کے جال میں
آئی لغزش تک نہ اس کے پائے استقلال میں
آندھیاں لاکھوں اٹھیں طوفان لانے کے لئے
ہند کی قندیلِ آزادی بجھانے کے لئے
اپنے خون سے اس کو لیکن وہ جلاتا ہی رہا
دم بہ دم، لحظہ بہ لحظہ کو بڑھاتا ہی رہا
راستہ کی مشکلوں سے جب وہ بیدم ہوگیا
موت کی محراب میں گردن جھکا کر سو گیا
پھول کیسے، خشک ہر ڈالی رہے گی مدتوں
سچ تو یہ ہے، یہ جگہ خالی رہے گی مدتوں

رونقِ کاشانۂ ابرار

رونقِ کاشانۂ ابرار افضل حق سے تھی
مستیٔ خمخانۂ احرار افضل حق سے تھی
اک کرشمہ تھا یہ اس کی ہمت مردانہ کا
لرزہ براندام اگر سرکار افضل حق سے تھی

ذرّہ ذرّہ کہہ رہا ہے وادیٔ کشمیر کا
کامیاب احرار کی یلغار افضل حق سے تھی
ہے گواہ اس پر کتاب "زندگی" کی سطر سطر
شوخی و رنگینیٔ افکار افضل حق سے تھی

(مولانا ظفر علی خانؒ)